



امریکہ کے نئے صدر



دو سالہ طویل انتخابی مہم، درجنوں مباحثوں، سیکڑوں تقریروں، میٹیوں، اشتہاروں، ہزاروں فون کالوں، مراسلوں، انٹرنیٹ پوسٹنگوں اور انفرادی ملاقاتوں کے بعد امریکیوں نے نومبر ۴ کو نئے صدر، نائب صدر اور کانگریس کے دونوں ایوانوں کے نئے ارکان کے لیے ووٹ ڈالے۔

شکاگو، ایلینوائے جہاں منتخب صدر میٹز بارک اوباما نے، ٹیلی ویژن پر میٹز جان میک کین کی ایک اعتراضی تقریر کے فوراً بعد، اپنی فاتحانہ تقریر کی تھی، ایک جشن کا سماں تھا۔ اس تقریر میں نہ صرف انھوں نے بلکہ بہت سے امریکیوں نے، صدر کی حیثیت سے ایک افریقی امریکی کے انتخاب کی تاریخی اہمیت کو محسوس کیا۔ میٹز اوباما کے ساتھ ساتھ میٹز جو بیڈن کا انتخاب بحیثیت نائب صدر ہوا۔ اوباما کی ڈیموکریٹک پارٹی نے کانگریس کے ہر دو ایوانوں، ایوان نمائندگان اور سینیٹ میں بھی چند نشستیں حاصل کیں جہاں وہ پہلے ہی سے اکثریت میں تھے۔

شکاگو پارک میں، اوباما نے ماضی کے تناظر میں اور مستقبل پر نظر رکھتے ہوئے، امریکہ کے بارے میں اپنی بصارت و بصیرت سے آگاہ کیا۔ تاریخین کے لیے ذیل میں تقریر کا ترجمہ دیا جا رہا ہے:

اس مجمع میں اگر ایسا کوئی شخص ہے جسے اب بھی اس بارے میں شک ہے کہ امریکہ ایک ایسی سرزمین ہے جہاں کچھ بھی ممکن ہے، جسے اب کی حیرت ہے کہ دور رواں میں ہمارے آباء و اجداد کے خواب زندہ ہیں، جو اب بھی ہماری جمہوریت کی قوت پر سوال اٹھاتے ہیں، تو آج کی شب ان کے شک، ان کی حیرت اور ان کے سوالات کا جواب اپنے جلو میں لے کر آئی ہے۔

نو منتخب صدر بارک اوباما، بینیاں، ملیا اور ساشا اور اہلیہ میشل، نومبر ۴ کو، شکاگو، ایلینوائے کی الیکشن نائٹ ویلی میں۔

بارک اوباما کو وزیر اعظم من موہن سنگھ کا پیغام

نومبر ۲۰۰۸ء، نئی دہلی

”ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر منتخب ہونے پر میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وہاں ہاؤس تک آپ کا سفر نہ صرف آپ کی عوام کو بلکہ اطراف عالم کے لوگوں کو ایک حوصلہ بخشنے گا۔“

ہندوستان اور امریکہ کے لوگ آزادی، انصاف، کثرت وجود،

انفرادی حقوق اور جمہوریت کے تئیں اپنے عہد کے پابند ہیں۔ یہ قدریں دونوں ملکوں کے مابین دوہتی اور عسکری رفاقت کے لئے ایک حوس بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ دونوں ملکوں کی عوام کے درمیان مضبوط روا لہ ہیں اور میں ہندوستان اور امریکہ کے مابین جاری تعاون کے لئے مطلوب زبردست امکانی قوت کو بروئے کار لانے کے لئے آپ

کے ساتھ کام کرنے کی امید کرتا ہوں۔ عالمی مسئلوں اور چیلنجوں کے تدارک کے لئے دونوں ملکوں کا ساتھ ساتھ کام کرنا، عالمی امن، استحکام اور ترقی کے لئے ایک اہم عامل ثابت ہوگا۔

مجھے امید ہے کہ آپ جلد ہی ہندوستان کو اپنی آمد کا شرف بخشیں گے۔ ایک گرم جوش استقبال منتظر رہا ہے۔

صدر امریکہ کی حیثیت سے اپنی اعلیٰ ذمہ داریاں اٹھانے کے موقع پر، اور اس منصب پر آپ کی کامیابی اور آپ کی ذاتی خیر و عافیت کے لئے میں اپنی نیک خواہشات پیش کر رہا ہوں۔“

ذریعہ: <http://pmlindia.nic.in/>

”صدر کلنٹن اور صدر بش دونوں نے امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات بہتر بنانے کیلئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ میں اپنی پیش رو ان دونوں انتظامیہ کے کام کاج کو آگے بڑھانے اور دونوں ملکوں کے درمیان قریبی اسٹریٹیجک تعلقات کو فروغ دینے کیلئے مزید قدم آگے بڑھاؤں گا۔“

سینیٹر بارک اوباما، جولائی ۲۰۰۸ء، www.outlookindia.com

ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ سب آپ نے میرے لیے نہیں کیا ہے۔ آپ نے یہ اس لیے کیا ہے کہ آپ آئندہ فرانس کی تکلفی سے واقف ہیں۔ آج کی شب، جشن مناتے ہوئے، ہمیں یہ احساس ہے کہ کل کے چیلنجز ہماری زندگی کے سب سے بڑے چیلنجز ہوں گے۔ دو جنگیں، ایک سیارہ معرض خطر، صدی کا بدترین مالی بحران۔ آج ہم یہاں کھڑے ہوئے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ بہادر امریکی ہمارے لیے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر عراق کے صحراؤں اور افغانستان کے کوساروں میں کمر بستہ ہو رہے ہیں۔ نہ جانے کتنے والدین ہونگے جنہیں بچوں کو سلانے کے بعد اس فکر کی وجہ سے نیند نہ آتی ہوگی کہ وہ کیا چیز کر دی رکھ کر ڈاکٹروں کی بل ادا کریں گے، یا کالج میں اپنے بیٹے کے تعلیمی مصارف کے لئے کس طرح بچت کریں گے۔

نئی توانائی کو بروئے کار لانا ہے، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے ہیں، نئے اسکول قائم کرنے ہیں، خطرات کا سامنا کرنا ہے اور روایاتی چیلنجی کرنا ہے۔ جادو راہ طویل ہے، کھڑکی چڑھانی ہے ہو سکتا ہے کہ منزل مقصود ایک سال میں تو کیا پوری میقات میں نہ پہنچ پائیں۔ لیکن اہالیان امریکہ میں منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اس قدر پر امید کبھی نہیں رہا تھا کہ ہم بحیثیت قوم منزل سے ہم کنار ہوں گے۔ راہ میں رکاوٹیں بھی ہوں گی، مغلطابتا کیں بھی ہوں گی۔ صدر کی حیثیت سے وضع کردہ میری ہر پالیسی یا فیصلے سے بہت سے لوگ اتفاق نہیں کریں گے ہم جانتے ہیں کہ حکومت ہر مسئلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن میں درجیش چیلنجوں کے بارے میں آپ سے ہمیشہ پر غلطیوں رہوں گا۔ میں آپ کی بات سنوں گا۔ خصوصاً جب ہم میں فکری

میں یہ کامیابی کس کی ہے۔ یہ آپ کی کامیابی ہے۔ یہ آپ کی کامیابی ہے۔ میں اس منصب کے لیے کبھی بھی مطلوب ترین امیدوار نہ تھا۔ ہم نے اپنی ہم کام کا آغاز کثیر رقم یا متعدد سفارشات کے ساتھ نہیں کیا۔ ہماری ہم کی منصوبہ بندی و انتھن کے ہالوں میں نہیں ہوئی تھی۔ اس کا آغاز ڈیموکریٹس کے چھوڑوں، کونکارڈ کے دیوان خانوں اور پارلسن کی پیش وینزوں میں ہوا۔ اس کی تکمیل میں ان مزدور مردوں اور عورتوں کا ہاتھ رہا جنہوں نے اس مقصد کے لیے اپنی جیبی پونجی نکال کر ۵ اور ۱۰ اور ۲۰ ڈالروں کا عطیہ دیا۔ اس ہم کو ان نوجوانوں نے قوت بخشی جنہوں نے اپنی نسل کی پے جی کے مفروضے کو مسترد کر دیا، اور اپنے گھروں اور کنیوں کو الوداع کہہ کر ایسے روزگاروں میں لگ گئے جہاں تنخواہ کم اور شب روز کی محنت زیادہ تھی۔

اس ہم نے جوانی کی دلہیز پار کر جانے والے ان افراد سے قوت حاصل کی جنہوں نے سخت ترین سردی اور جھلسا دینے والی گرمی میں بالکل اجنبیوں کے دروازوں پر دستک دی، اور قوت حاصل کی ان لاکھوں امریکیوں سے جنہوں نے اپنی رضا کارانہ خدمات فراہم کیں، انتخابی ہم کو منظم کیا اور ثابت کر دکھایا کہ دو صدیوں سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ایک ایسی حکومت جو عوام کی ہو، عوام کے ذریعے ہو اور عوام کے لیے ہو، سطح ارض سے فنا نہیں ہوگی ہے۔ یہ آپ کی کامیابی ہے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ نے یہ سب انتخاب جیتنے کے لیے نہیں کیا

نیچے دائیں: اوباما کے حامی ’بوسٹن ساجیوسٹس کے ایک ہوٹل میں ان کی کامیابی کا جشن مناتے ہوئے۔

نیچے بائیں: طالبات امریکن سینیٹر، نئی دہلی میں اوباما کے کن آؤٹ کے ساتھ پوز دیتے ہوئے۔

بارک اور میشل اوباما، جمل اور جو بیڈن، شکاگو، ایلی نوائے کے گرانڈ پارک میں اوباما کے خطاب کامرانی کے بعد اسٹیج پر۔

ہمراہ گھر سے لے کر ڈیلیورنگ کا سفر ترین سے کیا کرتے تھے۔ میں آج رات اس مقام پر نہ ہوتا اگر مجھے گذشتہ ۱۶ سالوں سے میری بہترین رفیق، میرے کنبے کی مرکزی ستون، میری زندگی کی پیار، ملک کی آئندہ خاتون اول، میشل اوباما کا بھرپور تعاون نہ حاصل ہوتا۔ ساشا اور مالیا، میں تم دونوں سے اس قدر محبت رکھتا ہوں جس کا تصور بھی تم نہیں کر سکتیں۔ اور جو نیا پلانا تم نے پالا ہے وہ ہمارے ساتھ وہاں ہاؤس آ رہا ہے۔

اگرچہ وہ اب ہمارے ساتھ نہیں ہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ میری ثانی اس پورے کنبے کے ساتھ مجھے دیکھ رہی ہوں گی انہوں نے مجھے وہ کچھ بنایا جو آج میں ہوں۔ میری زندگی پر ان کے جو احسانات ہیں، ان کا شکر ممکن نہیں ہے۔

میں اپنی بہن، ملیا اور بہن الما، اور اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں کے پیش قیمت تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں ان سب کا احسان مند ہوں۔

اس ہم کے غیر معروف ہیرو، میرے انتخابی شیجر ڈیوڈ بلاؤف کا

”امریکہ ہندوستان کے ساتھ ایشیا میں دہشت گردی کی روک تھام سے امن و استحکام کے فروغ تک متعدد اہم معاملات میں مل کر کام کرے گا۔ جو بیڈن اور میں ’قریبی اسٹریٹیجک تعلقات سمیت ہندوستان کے ساتھ مضبوط مراسم کو مزید استوار کرنے کو سب سے زیادہ ترجیحی بنائیں گے۔“

سینیٹر بارک اوباما، اکتوبر ۲۰۰۸ء، آئی ای این انٹرویو، شکاگو، ایلی نوائے

اس انتخاب میں، اس تاریخ پر، اس فیصلہ کن لمحے میں جو کارنامہ انجام دیا ہے، اس کی وجہ سے ایک تبدیلی نے امریکہ کے دروازے پر دستک دے دی ہے۔

ایک ذرا دراصل سینیٹر میک کین کی جانب سے مجھے ایک انتہائی غیر معمولی طور پر شفقنا کال موصول ہوئی۔ سینیٹر میک کین نے اس مہم میں ایک طویل اور سخت مقابلہ آرائی کی ہے۔ اور اس سے کہیں زیادہ طویل اور سخت جنگ انہوں نے اپنے وطن مالوف کے لیے لڑی ہے۔ انہوں نے امریکہ کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں جن کا تصور بھی ہم میں سے پیشتر نہیں کر سکتے۔ اس بہادر اور بے لوث لیڈر کی عظیم خدمات کے سبب آج ہم بہتر ہیں۔

میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں، میں ان حضرات کی حصولیابیوں کے لیے گورنر پین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں آئندہ مہینوں میں ملک کے عہد کی تجدید کے لیے ان کے شانہ بشانہ کام کرنے کی امید کرتا ہوں۔ میں اس سفر میں اپنے رفیق، امریکہ کے منتخب نائب صدر، جو بیڈن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے انتہائی خلوص سے انتخابی ہم چلائی، اور ان مردوں اور عورتوں کے لیے آواز اٹھائی جن کے ساتھ وہ اسکرین کی گلیوں میں پروان چڑھے تھے اور جن کے



یہ جواب اسکولوں اور چڑوں کے گروپجیلی ہوئی فقیہ الماش طویل قطاروں نے دیا ہے، ان لوگوں نے دیا ہے جنہیں تین چار گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا۔ متعدد لوگوں کے لیے یہ ان کی زندگی کا پہلا تجربہ تھا، کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اس بار کچھ تبدیلی رونما ہوگی اور ان کی آوازیں ہی وہ تبدیلی پیدا کر سکیں گی۔

یہ جواب ہے نوجوانوں اور نرسیدہ افراد کا، تاداروں اور مالداروں کا، ڈیموکریٹوں اور ری پبلکنوں کا، کالوں کا، گورنوں کا، ہسپانیوں، ایشیائیوں اور امریکہ کے اصل باشندوں کا، ہم جنس پرستوں اور راہ مستقیم پر چلنے والوں کا، معذوروں اور تندرستوں کا اور یہ جواب ہے ان امریکیوں کا جنہوں نے دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم کبھی بھی محض افراد کا مجموعہ یا سرٹوئیٹی قائم یا ستوں کا مجموعہ کبھی نہیں رہے۔

ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ اس جواب نے ان لوگوں کو، جنہیں ایک عرصے سے کچھ لوگ ان کی قوت حصولیابی پر جنونی، خوف زدہ اور مشکوک قرار دے رہے تھے، تاریخ کی کمان پر ہاتھ رکھنے اور اسے ایک بار پھر خم کر دینے کا حوصلہ بخشا تا کہ ایک سنہرے مستقبل کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے۔ ایک عرصے سے تبدیلی متوقع تھی لیکن آج کی رات، ہم نے

مزید معلومات کے لئے:

دقترونو منتخب صدر بارک اوباما

<http://www.change.gov/>

داستان امریکہ کی

<http://www.america.gov/>



اختلاف ہو۔ مزید یہ کہ میں آپ سے ملک کی تعمیر نو میں شریک ہونے کی درخواست کروں گا، بالکل اسی انداز میں جس طرح امریکہ میں گذشتہ ۲۲۱ سالوں میں تعمیر ہوتی آئی ہے ایک ایک پتھر رکھ کر، ایک ایک اینٹ جما کر، ایک ایک محنت کش ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر۔

آج سے ۲۱ ماہ قبل موسم سرما کے عروج پر جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ موسم خزاں کی اس رات ختم نہیں ہو سکتی۔ صرف یہ کامیابی وہ تبدیلی نہیں ہے جس کے ہم آرزو مند ہیں۔ مطلوبہ تبدیلی لانے کا یہ صرف ایک موقع ہے اور وہ تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی اگر ہم اپنی پرانی روش پر قائم رہے۔

آپ کے بغیر، خدمت کے ایک نئے جذبے کے بغیر، ایثار و قربانی کے ایک نئے جذبے کے بغیر، تبدیلی نہیں آ سکتی۔ تو آئیے ہم حب الوطنی اور فرض شناسی کا ایک نیا جذبہ بیدار کریں۔ ایک ایسا ماحول برپا کریں جہاں ہم اور زیادہ محنت کرنے کا عزم کریں، اور یہ عزم کریں کہ ہم صرف اپنی ذات میں جو نہیں رہیں گے بلکہ ایک دو سرے کے تئیں خیر خواہی کا جذبہ پیدا کریں گے۔

ہم کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ موجودہ مالی بحران سے ہم کو اگر کوئی سبق ملے تو یہ کہ اگر مین اسٹریٹ خزاں رسیدہ ہے تو وال اسٹریٹ میں بہا نہیں آ سکتی۔

اس ملک میں ہم بحیثیت ایک ملک، ایک قوم عروج و زوال سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ آئیے عہد کریں کہ ہم اس بے جا طر فدراری، کم ظرفی اور ناچستی سے حذر کریں گے جس نے ایک مدت مدید تک ہماری سیاست کو زہر آلود کیا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اسی ریاست سے ایک شخص ری پبلکن پارٹی کا پرچم و ہاٹ ہاؤس لے گیا تھا، ایک ایسی پارٹی کا پرچم جو خود اعتمادی، حریت فرد اور قومی اتحاد جیسی قدروں کی اساس پر قائم کی گئی تھی۔ یہ وہ قد ریں تھیں جو ہم سب میں مشترک تھیں۔ اگرچہ ڈیموکریٹک پارٹی کو زبردست کامیابی نصیب ہوئی ہے لیکن آج کی شب میں انتہائی انکساری اور پورے عزم کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ ہم اس خلیج کو پات کر ہی دم لیں گے جو ہماری ترقی میں سزاہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن نے اس قوم سے جو ہمارے مقابلے میں کہیں زیادہ اختلافات کا شکار تھی، کہا تھا کہ ہم دشمن نہیں دوست ہیں۔ حالانکہ جذبات کشیدہ ہیں لیکن اس سے محبت و دوستی کے روابط میں فرق نہیں آنا چاہیے۔

میں ان امریکیوں سے کہ جن کے تعاون سے میں ابھی تک محروم رہا، کہنا چاہوں گا کہ اگرچہ میں آج رات آپ کے ووٹ نہیں حاصل کر سکا لیکن میں آپ کی آوازیں سن رہا ہوں۔ مجھے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ میں آپ کا صدیقی ہوں۔

اور ان تمام لوگوں سے جو آج کی شب سمندر پار سے دیکھ رہے ہیں، پارلیمنٹوں اور محلوں سے دیکھ رہے ہیں، ان سے جو دنیا کے فراموش کردہ گوشوں میں ریڈیو کے گرد جمع ہیں، یہ کہنا چاہوں گا:

اپنے خوف پر از خود قابو پاتے ہوئے دیکھا۔ ہاں ہم کر سکتے ہیں۔ جب ہمارے بندرگاہوں پر بموں کی بارش ہوئی اور ظلم و جبر نے پوری دنیا کو دھمکیاں دیں، تو اس وقت اس نے ایک نسل کو رفتوں پر فائز ہونے کے لیے کھڑے ہوتے دیکھا، اور وہ ایک جمہوریت کے تحفظ کی معنی شاہد بن گئی۔ ہاں ہم کر سکتے ہیں۔

وہ موٹو گمری میں بسوں کے لیے، برمنگھم میں ہوزوں کے لیے، سیلما میں ایک ہل کے لیے اور اٹلانٹا کے ایک مبلغ کے لیے آرزو مند رہی جس نے ایک گروہ انسانی سے کہا تھا کہ ”ہم حالات پر قابو پا کر رہیں گے۔“ ہاں ہم کر سکتے ہیں۔

اس دوران، ایک انسان نے چاند پر قدم رکھ دیا، برلن کی دیوار منہدم ہوئی، دنیا کو ہماری خود کی سائنس اور تصورات نے مربوط کر دیا۔ اور اس سال، اس انتخاب میں، اس نے اسکرین کو چھو کر اپنا ووٹ ڈال دیا کیونکہ امریکہ میں اپنے ۱۰۶ سالہ روشن اور تاریک ترین دور میں وہ اس بات سے واقف ہو گئی تھی کہ امریکہ میں تبدیلی کس طرح ممکن ہے۔ ہاں ہم کر سکتے ہیں۔

امریکہ، ہم یہاں تک آ گئے ہیں۔ ہم نے بہت کچھ دیکھا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اس لیے آج رات، ہم کو خود سے سوال کرنا چاہیے: کیا ہمارے بچوں کو اگلی صدی دیکھنے کی سعادت ملنی چاہیے، اگر میری بیٹیوں کی عمر خوش قسمتی سے این ٹکسن کو پر کی طرح طویل ہو جائے، تو وہ کیا تبدیلیاں دیکھیں گیں؟ اس وقت تک ہم ترقی کی کن منزلوں پر ہوں گے؟

اب یہ ہماری باری ہے کہ ہم ان کی آواز پر لبیک کہیں۔ یہ لمحہ ہمارا ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ ہم اپنی قوم کو عمل پیرا کر دیں، اور اپنے بچوں پر مواقع کے دروازے کھول دیں، خوشحالی واپس لائیں اور امن کو فروغ دیں، امریکہ کے خوابوں کی تعمیر تلاش کریں اور اس اساسی حقیقت کو راجح کریں کہ نیرگیوں کے باوجود ہم ایک ہیں، یہ کہ ہماری ہر سانس سے ایک امید وابستہ ہوتی ہے اور جہاں ہمارا سامنا جنون اور شلوک سے ہوتا ہے اور جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتے ہیں، ہم اس دوائی عقیدے کی قسم کھا کر جو کسی قوم کے حوصلوں کو مربوط کرتا ہے، کہیں گے کہ ہم کر سکتے ہیں۔

آپ کا شکر یہ۔ خدا آپ پر برکت نازل کرے اور خدا امریکہ پر برکت نازل فرمائے۔



کی زد پر تھا، اس نے نئے معاہدے، نئے روزگاروں اور مشترکہ مقصد کے ایک نئے احساس کی بنیاد پر ایک قوم کو اوباما، واشنگٹن ڈی سی کے اپنے سینٹیٹ آفس میں دیوار پر مارٹن لوتھر کنگ جونیئر، ابراہم لنکن اور موہن داس کرم چند گاندھی کی تصاویر کے ساتھ۔